

باب 6.1: ترقیاتی مالی ادارے (ڈی ایف آئیز)

ڈی ایف آئیز کی اثاثہ جاتی اساس میں بنیادی طور پر سرمایہ کاری کی وجہ سے توسیع آئی، جو ان کے اثاثوں کا ایک بڑا حصہ ہے۔ 2021ء کے دوران شرح سود میں اضافے کی توقعات کی وجہ سے طویل مدتی آلات کی طلب برقرار رہی۔ اقتصادی سرگرمیوں میں بحالی اور خام مال کی بلند قیمتوں نے ایڈوانسز میں تیزی لانے کے لیے محرک کے طور پر کام کیا، جس میں نمو وسیع بنیاد رہی۔ قلیل مدتی قرضوں پر انحصار فنڈنگ کا اہم ذریعہ رہا۔ غیر فعال قرضوں میں کمی اور قرض گیسوں کی ادائیگی کی صلاحیت میں بہتری کی وجہ سے اس شعبے کے اثاثوں کے معیار میں بہتری آئی۔ تاہم، پست شرح سود اور تمسکات کی فروخت پر نقصانات کی وجہ سے خالص سودی آمدنی اور غیر سودی آمدنی میں کمی کی وجہ سے نفع آوری گھٹ گئی۔ ڈی ایف آئیز نے اب بھی ادائیگی قرض کے مضبوط جزدان کو برقرار رکھا، حالانکہ قرضے کے پھیلاؤ کے لیے سرمائے کے استعمال کی وجہ سے سی اے آر میں کمی واقع ہو گئی۔ اپنے مینڈیٹ کو پورا کرنے اور رسک ریٹرن میٹرکس (خطرے کے پلٹاؤ کی جدولوں) کو بہتر بنانے کے لئے، ڈی ایف آئیز اپنی سرمایہ کاری بینکاری صلاحیتوں کو فروغ دینے اور توسیع پر توجہ مرکوز کرسکتے ہیں اور معیشت میں سرمائے کی تشکیل کو آسان بنانے اور اس کی ملکاری کے لیے پائیدار طویل مدتی مالکاری بڑھانے کے لیے ٹھوس کوششیں کرسکتے ہیں۔

2021ء میں ترقیاتی مالی اداروں کی نمو کی رفتار جاری رہی۔۔۔

2021ء کے دوران ڈی ایف آئیز کی اثاثہ جاتی اساس میں 99 ارب روپے (سال بسال 22.6 فیصد نمو) کی زبردست توسیع دیکھی گئی، جس کی بنیادی وجہ سرمایہ کاری میں 51 ارب روپے (سال بسال 17.9 فیصد نمو) کا اضافہ ہے جو اثاثہ جاتی اساس کا بڑا حصہ ہے۔ اگرچہ اثاثوں میں سرمایہ کاری کا غلبہ برقرار رہا لیکن گذشتہ برس کے مقابلے میں سرمایہ کاری میں معمولی کمی دیکھی گئی جبکہ زیر جائزہ سال کے دوران ایڈوانسز میں تیز رفتاری سے اضافہ ہوا۔ (جدول 6.1.1)

ڈی ایف آئیز کی فنڈنگ کی ساخت سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اپنے کاروباری آپریشنز کو فنڈ کرنے کے لیے بنیادی طور پر محفوظ قرضوں اور شیئرز ہولڈرز کی ایکویٹی پر انحصار کرتے ہیں۔ ڈی ایف آئیز نے مجموعی اثاثوں کا 90.0 فیصد ایکویٹی اور مالی اداروں سے قرضوں کے ذریعے پورا کیا جبکہ صرف 6.3 فیصد کو ڈپازٹس کے ذریعے مالی اعانت فراہم کی گئی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مالی اداروں سے قرضوں پر انحصار دسمبر 2021ء کے اواخر میں بڑھ کر 64.70 فیصد (دسمبر 2020ء میں 59.31 فیصد) ہو گیا۔

سرمایہ کاری کی ساخت طویل مدتی آلات کی طرف مائل رہی۔۔۔

ڈی ایف آئیز کی طویل مدتی آلات میں سرمایہ کاری کی خواہش 2021ء میں بھی برقرار رہی۔ 2020ء میں پی آئی بیز میں سرمایہ کاری کا ذخیرہ 162 ارب روپے سے بڑھ کر 2021ء کے دوران 192 ارب روپے ہو گیا۔ بیشتر طویل مدتی سرمایہ کاری رواں شرح زمرے¹²⁹ میں رکھی گئی تھی جو شرح سود کی بڑھتی ہوئی توقعات کی عکاسی کرتی ہے۔¹³⁰

جدول 6.1.1: اہم متغیرات اور مالی اصابت کے اظہار					
2021ء	2020ء	2019ء	2018ء	2017ء	
ارب روپے					
338	287	240	122	122	سرمایہ کاریاں (خالص)
140	111	92	82	77	ایڈوانس (خالص)
539	439	377	238	228	مجموعی اثاثے
348	261	229	111	101	قرض گریاں
34	27	12	12	17	امانتیں
136	132	117	106	99	ایکویٹی
15	16	15	15	15	غیر فعال قرضے
فیصد					
38.7	43.1	44.9	47.0	47.0	شرح کفایت سرمایہ
9.5	12.8	14.5	15.8	17.1	غیر فعال قرضے اور ایڈوانسز
1.6	3.1	4.2	5.3	5.5	خالص غیر فعال قرضے اور خالص ایڈوانسز
2.4	3.3	2.7	2.2	2.4	اثاثوں پر منافع (بعد از ٹیکس)
8.9	10.7	7.2	4.9	5.8	ایکویٹی پر منافع (بعد از ٹیکس)
32.5	25.2	32.4	40.1	37.3	لاگت اور آمدنی کی شرح
98.0	97.5	97.6	86.9	90.9	سیال اثاثے اور قلیل مدتی واجبات
412.6	405.1	763.8	707.1	447.9	ایڈوانسز اور امانتیں
ماخذ: اسٹیٹ بینک					

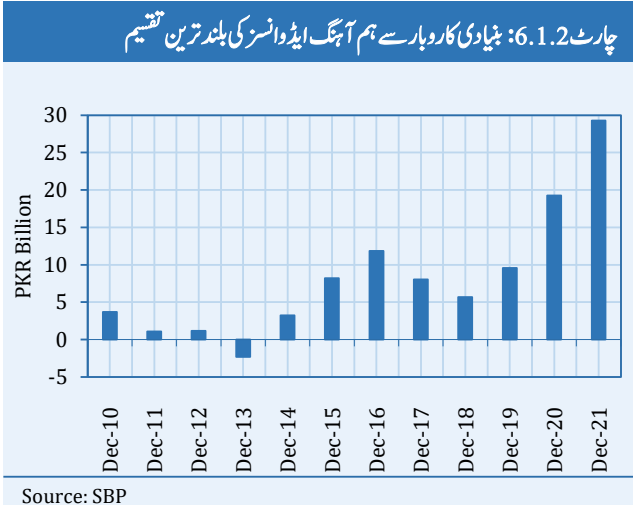
جہاں تک ایپی بیز میں سرمایہ کاری کا تعلق ہے تو 2021ء کے دوران 13 ارب روپے کی پست آمد درج کی گئی جس کے نتیجے میں بقایا اسٹاک 70 ارب روپے تک پہنچ گیا کیونکہ ڈی ایف آئیز نے اپنے جزدان کو قلیل مدتی سرمایہ کاری سے طویل مدتی رواں پی آئی بیز میں

میں، اگرچہ سرمایہ کاریاں طویل مدت کے لیے رکھی جاتی ہیں، تاہم، منافع پست تر قعدہ کے ساتھ نوبت بندی کی جاتی ہے جس سے نوبت بندی کے خطرات کو کم کیا جاتا ہے۔

¹²⁹ رواں شرح اور معین شرح پی آئی بیز میں بالترتیب 20 ارب روپے اور 15 ارب روپے کی سرمایہ کاری کی گئی۔

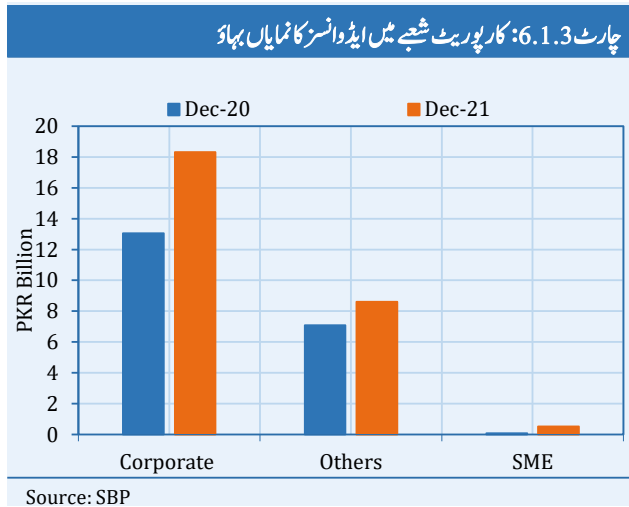
¹³⁰ شرح سود میں اضافے کی توقعات کے منظر نامے میں، مالی ادارے اپنی سرمایہ کاری کو قلیل مدتی آلات (جیسے ایم ٹی بیز) اور رواں شرح آلات (جیسے رواں شرح پی آئی بیز) میں رکھنے کا رجحان رکھتے ہیں۔ رواں شرح زمرے

منتقل کر دیا، جو پھر بھی شرح سود کے خطرے کے حوالے سے کم حساس تھے کیونکہ ان میں متغیر شرح اور نو قیمت بندی کی مدت کم ہوتی ہے۔ (چارٹ 6.1.1)



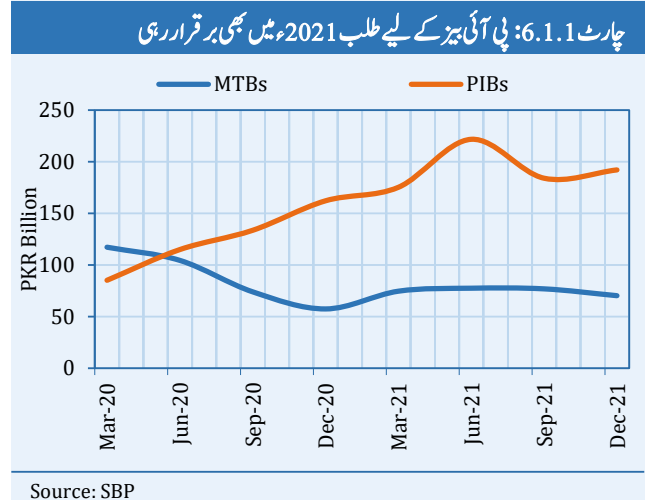
کارپوریٹ شعبے نے ایڈوانسز کا بڑا حصہ حاصل کیا ---

زمرہ وار ایڈوانسز سے ظاہر ہوتا ہے کہ کارپوریٹ شعبے نے 2021ء کے دوران طویل مدتی (معین سرمایہ کاری) اور قلیل مدتی مالکاری (جاری اور تجارتی مالکاری) دونوں سے فائدہ اٹھایا۔ (چارٹ 6.1.3)۔ معین سرمایہ کاری اور جاری سرمائے کی مد میں کارپوریٹ اداروں کو بالترتیب 18.3 ارب روپے اور 3.6 ارب روپے کے نئے قرضے دیے گئے۔



اور قرضوں کی تقسیم وسیع البنیاد اور متنوع رہی ---

شعبہ وار تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ اقتصادی شعبوں میں پیش رفت متنوع رہی۔ خاص طور پر مالی، ٹیکسٹائل، توانائی، کیمیکل اور ادویات اور چینی کے شعبے نے ایڈوانسز کا بڑا حصہ حاصل کیا۔ (چارٹ 6.1.4) 2021ء میں بھی مالی اداروں کو دیے جانے والے ایڈوانسز



شیئرز اور بانڈز میں بھی سرمایہ کاری بڑھ گئی ---

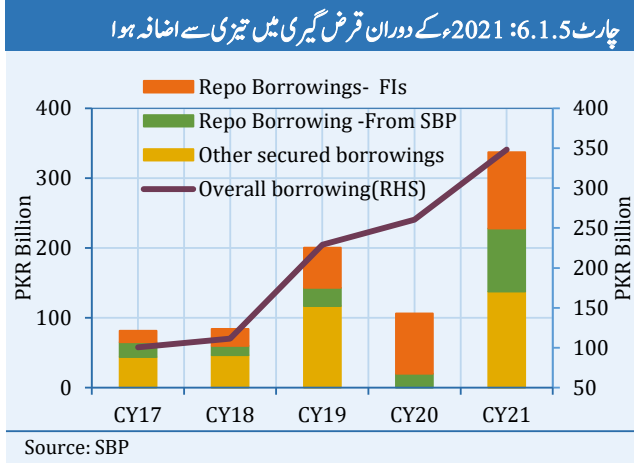
سرکاری تمسکات میں سرمایہ کاری کے علاوہ، سرمایہ کاری کے دیگر راستوں جیسے حصص، ٹی ایف سی، ڈی بنچر وغیرہ میں کچھ اضافہ بھی دیکھا گیا۔ 2021ء کے پیشتر حصے کے دوران کم شرح سود اور ایکویٹی مارکیٹ میں محدود اتار چڑھاؤ کی وجہ سے ڈی ایف آئیز کی ایکویٹی اسٹاک میں سرمایہ کاری 11.8 فیصد اضافے کے ساتھ 5 ارب روپے تک پہنچ گئی۔ دوسری جانب اسی عرصے کے دوران ٹی ایف سیز / بانڈز / ڈی بنچرز میں سرمایہ کاری میں 9.5 فیصد اضافہ ہوا۔

معاشی سرگرمیوں کی بحالی اور دیگر معاون عوامل کے سبب نمو کی رفتار میں تیزی آئی ---

گزشتہ برس کے 21.0 فیصد کے مقابلے میں 2021ء کے دوران ایڈوانسز میں 26.3 فیصد کا نمایاں اضافہ دیکھا گیا۔ (چارٹ 6.1.2) مختلف اقتصادی شعبوں کی خالص آمد میں 29 ارب روپے کا اضافہ وسیع البنیاد تھا۔ مالکاری سرگرمیوں میں تیزی کی وجہ اقتصادی سرگرمیوں کی بحالی، سازگار زرعی پالیسی، خام مال کی بلند قیمتیں، اسٹیٹ بینک کی نو مالکاری اسکیموں¹³¹ کے تحت تقسیم اور نو تشکیل شدہ مورگج نو مالکاری کمپنی کی جانب سے قرضوں میں اضافے جیسے کئی عوامل تھے۔

¹³¹ 2021ء کے دوران ٹریف، قابل تجدید توانائی (آرائی) اور ایل ٹی ایف ایف کے تحت ڈی ایف آئیز کو بالترتیب 18.6 ارب روپے، 2.7 ارب روپے اور 1.8 ارب روپے تقسیم کیے گئے۔

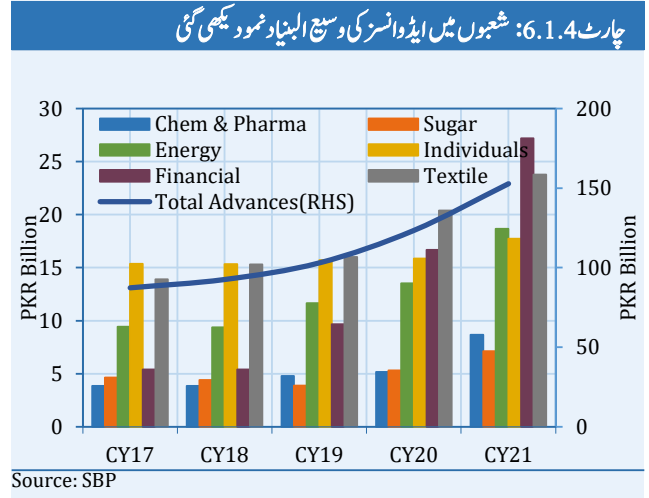
فیصد اضافہ درج کیا گیا (چارٹ 6.1.5)۔ اس سے بنیادی طور پر اسٹیٹ بینک کی نو مالکاری اسکیموں کے اثرات کی عکاسی ہوتی ہے جو قرضوں میں اضافے کا 88.0 فیصد ہے۔ مزید برآں، ڈی ایف آئیز نے اپنے کلین قرض گیری کو کم کیا اور اسٹیٹ بینک اور بین الیمینٹ منڈی سے محفوظ قرض گیری میں اضافہ کیا تاکہ ان کے مارجن کو بہتر بنایا جاسکے کیونکہ محفوظ قرض گیریاں عام طور پر اقتصادی ہوتی ہیں۔



مستحکم فنڈنگ کے ذرائع کی کمی کے نتیجے میں وسیع پیمانے پر عرصیت کے تضادات پیدا ہوتے ہیں۔۔۔

75 فیصد سے زائد واجبات (قرض گیریاں اور ڈپازٹس) کی عرصیت ایک سال تک تھی جبکہ صرف 29.4 فیصد اثاثے (ایڈوانسز اور سرمایہ کاری) ایک سال کے اندر پختہ ہوئے، جس کی وجہ سے ایک سال تک کی مدت کی عرصیت میں بہت بڑا فرق پیدا ہوا۔ مزید برآں، تین سال سے زائد عرصے تک کی عرصیت والے 42.7 فیصد اثاثوں کو اسی عرصیت کے صرف 14.2 فیصد فنڈز سے پورا کیا گیا۔ اگرچہ ایکویٹی کے بلند سہارے اجرائے ثانی اور نو مالکاری کے خطرات کے خلاف کافی تحفظ فراہم کرتی ہے۔ تاہم، اس شعبے کو سرمایہ منڈی سمیت مستحکم ذرائع سے فنڈز اکٹھا کرنے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ مستحکم فنڈنگ تک رسائی سے اس شعبے کو اپنے سرمائے کے مؤثر استعمال میں بھی مدد ملے گی، کیونکہ اس شعبے نے کفایت سرمایہ کی کافی بلند شرح کو برقرار رکھا ہے۔ (چارٹ 6.1.6 الف اور ب)

میں اضافے نے، بنیادی طور پر مورگج نو مالکاری کمپنی کی جانب سے مالکاری کی وجہ سے اپنی رفتار برقرار رکھی۔¹³²



توانائی کے شعبے کی فرموں نے جاری سرمائے کی ضروریات کے لیے 5 ارب روپے کی اضافی مالکاری حاصل کی۔ مزید برآں افراد کے ساتھ ٹیکسٹائل کے شعبے نے سب سے زیادہ مالکاری حاصل کی جس میں بالترتیب 24 ارب روپے اور 18 ارب روپے کا اضافہ دیکھا گیا۔ استعداد میں توسیع / بی ایم آر کے لیے طویل مدتی قرضے 2021ء کے دوران ٹیکسٹائل کے قرضوں میں اضافے کی وضاحت کرتے ہیں، کیونکہ اس شعبے نے ایل ٹی ایف ایف اور ٹرف (TERF) جیسی اسٹیٹ بینک کی نو مالکاری اسکیموں سے بھی فائدہ اٹھایا۔¹³³

ڈپازٹس میں معمولی اضافہ ہوا۔۔۔

کاروبار کے دائرہ کار اور حجم دونوں کے محدود ہونے کی وجہ سے ڈی ایف آئیز کے فنڈ کی اساس میں ڈپازٹس کا معمولی حصہ رہا۔¹³⁴ مجموعی فنڈنگ میں ڈپازٹس کا حصہ 2020ء کے 6.25 فیصد کے مقابلے میں 2021ء کے دوران 6.3 فیصد تک بڑھ گیا۔

تاہم، قرضے فنڈنگ کا اہم ذریعہ رہے اور اثاثہ جاتی اساس میں ان کی شراکت میں دوران سال مزید اضافہ ہوا۔۔۔

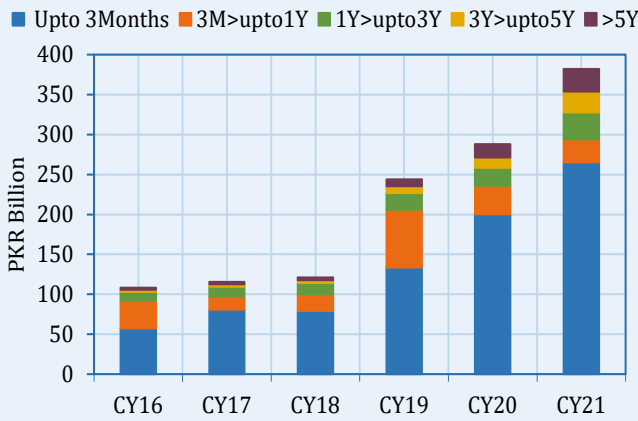
چونکہ ڈی ایف آئیز کی محدود رسائی کے ساتھ سرمایہ منڈیاں پس ماندہ ہیں، اس لیے وہ بنیادی طور پر اپنے اثاثوں کی مالکاری کے لیے مالی اداروں سے قرضوں پر انحصار کرتے ہیں۔ 2020ء کے 13.8 فیصد اضافے کے مقابلے میں رواں سال قرضوں میں 33.7

¹³³ ایل ٹی ایف ایف اور ٹرف نے 2021ء کے دوران ڈی ایف آئیز کے ٹیکسٹائل سے متعلق کاروباروں میں مجموعی طور پر تقریباً 3 ارب روپے کا اضافہ ظاہر کیا ہے۔

¹³⁴ ڈی ایف آئیز صرف سرٹیفیکٹ آف انویسٹمنٹ (سی او آئیز) کے ذریعے ٹرم ڈپازٹ حاصل کر سکتے ہیں۔

¹³² مورگج ری فنانس مینڈیٹ کے ساتھ ایک ڈی ایف آئی توسیعی مرحلے میں ہے اور اس نے روایتی اور اسلامی بینکوں، علاقائی بینکوں، خرد مالکاری بینکوں، خرد مالکاری اداروں، مضاربہ اور این بی ایف سیز تک صارفی اساس کو وسیع کیا ہے۔ مزید برآں، ڈی ایف آئی نے بینکوں کے ساتھ ایک ورکنگ ماڈل تیار کیا ہے جہاں وہ ان کی معین مورگج مصنوعات میں سے ایک کو فنڈ کرے گا۔

چارٹ 6.1.6: فنڈنگ کے ذرائع کا بلحاظ عرصیت تجزیہ



Source: SBP

اس کے علاوہ غیر سودی آمدنی میں بھی کمی واقع ہوئی جس کی بنیادی وجہ تسکات کی تجارت¹³⁶ پر نقصانات تھے کیونکہ شرح سود میں اضافہ (2021ء کی چوتھی سہ ماہی میں) معین آمدنی تسکات پر نو قیمت بندی کے نقصانات پر منبج ہوا جبکہ سال کے آخر میں ایکویٹی کی قیمتوں میں بھی کمی واقع ہو گئی۔

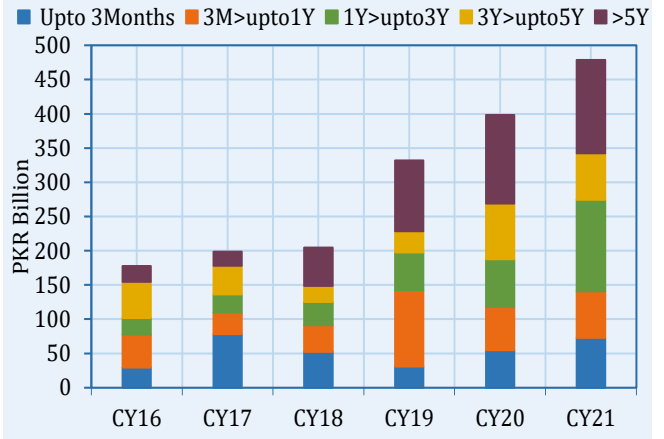
اسی طرح، 2021ء میں آمدنی کے اشاریے بھی گھٹ گئے۔ ڈی ایف آئیز کا اثاثوں پر نفع (آر او اے) بعد از ٹیکس 2020ء کے 3.3 فیصد سے گھٹ ہو کر 2.4 فیصد رہ گیا جبکہ ایکویٹی پر نفع (آر او ای) ایک سال قبل کے 10.7 فیصد سے گھٹ کر 8.9 فیصد رہ گیا۔

زیر جائزہ سال کے دوران اثاثوں کا معیار بہتر ہو گیا۔۔۔

2021ء کے دوران غیر فعال قرضوں کے اسٹاک 1.2 ارب روپے کی کمی سے 14.5 ارب روپے رہ گئے (2020ء میں 0.8 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا)۔ نتیجتاً ایڈوانسز میں نسبتاً بلند اضافے اور غیر فعال قرضوں کی سست رفتار کی وجہ سے انفیکشن کا تناسب 12.8 فیصد سے گھٹ کر 9.5 فیصد رہ گیا۔ (چارٹ 6.1.8)۔ مزید برآں، کارپوریٹ سیکٹر کی بہتر آمدنی اور ادائیگی کی صلاحیت¹³⁷ اور اسٹیٹ بینک کے وبائی امدادی اقدامات کے تحت مؤخر / از سر نو تشکیل شدہ قرضوں کی وصولی نے انفیکشن کے تناسب کے گھٹنے میں کردار ادا کیا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ غیر فعال قرضوں کا تناسب گزشتہ برس کے 77.8 فیصد کی سطح سے بڑھ کر 84.9 فیصد ہو گیا ہے۔

¹³⁷ 2021ء کے دوران کارپوریٹ سیکٹر کی آمدنی (منافع میں 46.5 فیصد اضافہ) اور قرضوں کی ادائیگی کی صلاحیت میں زبردست اضافہ ہوا۔ تفصیلات کے لیے باب 7 ملاحظہ کریں۔

چارٹ 6.1.6 الف: آمدنی کے اثاثہ جات کا بلحاظ عرصیت تجزیہ

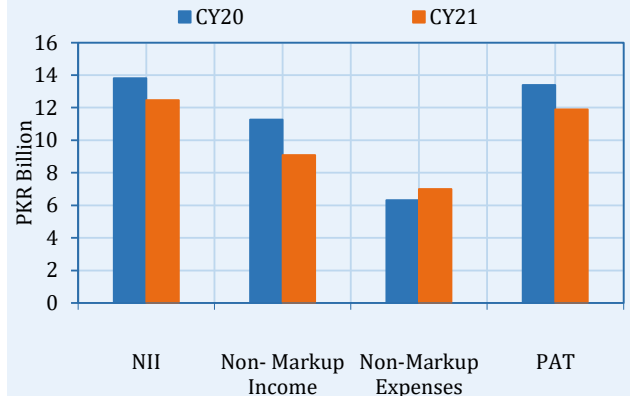


Source: SBP

سود میں سست روی کے ساتھ ساتھ غیر سود آمدنی نے منافع کو کم کیا۔۔۔

2021ء کے دوران ڈی ایف آئیز کا نفع (بعد از ٹیکس) 12 ارب روپے (2020ء میں 13 ارب روپے) رہا۔ نفع میں کمی بنیادی طور پر کم این آئی آئی اور غیر سودی آمدنی کے ساتھ ساتھ بلند آپریٹنگ اخراجات¹³⁵ کی وجہ سے تھی (چارٹ 6.1.7)۔ این آئی آئی میں کمی کی پست شرح سود کے ماحول کے اثرات کی عکاسی کرتی ہے جو 2021ء کے بیشتر حصے میں غالب رہی جس کے نتیجے میں سرمایہ کاری اور ایڈوانسز پر سودی آمدنی میں سست روی آئی۔

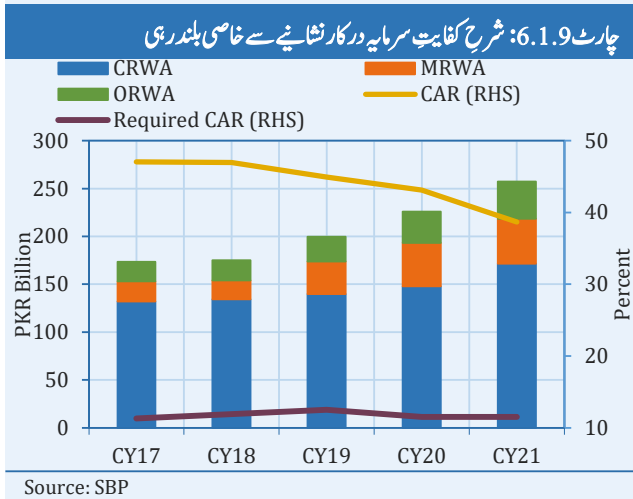
چارٹ 6.1.7: 2021ء کے دوران نفع آوری گھٹ گئی



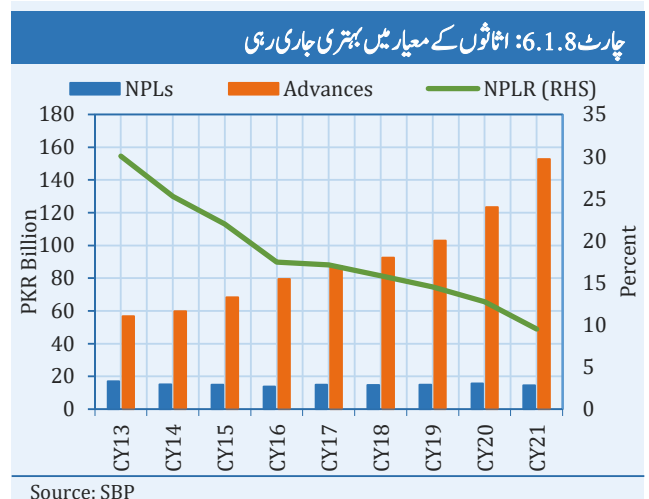
Source: SBP

¹³⁵ 2021ء میں لاگت اور آمدنی کا تناسب بڑھ کر 32.5 فیصد ہو گیا جو گزشتہ برس کے اسی عرصے میں 25.2 فیصد تھا۔

¹³⁶ ڈی ایف آئیز نے 2020ء میں تسکات کی فروخت پر 2.3 ارب روپے کا فائدہ درج کیا (جب کووڈ وبائی مرض کے پیش نظر میں شرح سود میں نمایاں کمی دیکھی گئی تھی) جبکہ 2021ء کے آخر میں شرح سود میں اضافے کی وجہ سے 0.1 ارب روپے کا خالص نقصان ہوا تھا۔



تمسکات میں سرمایہ کاری اور ٹریڈنگ پر توجہ مرکوز کرتے ہیں۔ متعدد ساختی مسائل (مثال کے طور پر سرمایہ منڈی تک ڈی ایف آئیز کی محدود رسائی وغیرہ) کی وجہ سے فنڈنگ کے مستحکم ذرائع کی عدم موجودگی اور اس کے نتیجے میں مہنگی بین البینک فنڈنگ پر انحصار ڈی ایف آئیز کے پروجیکٹ کی مالکاری کے امکانات میں ایک بڑی رکاوٹ ہے۔ مزید برآں، ڈی ایف آئیز بتدریج سرمایہ کاری برقرار رکھنے اور پروجیکٹ فنانس پروفیشنلز کو راغب کرنے کے حوالے سے بینکوں کے مقابلے میں اپنی مسابقت کھو چکے ہیں۔ اگرچہ ڈی ایف آئیز کی توجہ سرمایہ کاری کی سرگرمیوں سے ہٹا کر نجی شعبے کے منصوبوں کی پائیدار مالکاری اور سرمایہ کاری بینکاری پر منتقل کرنے کی ضرورت ہے، تاہم سرمایہ منڈی کی ترقی اور معاشرے میں پخت اور سرمایہ کاری کے کلچر کو فروغ دینے سمیت بنیادی ساختی مسائل کو مؤثر مالی خواندگی کے ذریعے حل کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ قابل عمل رہنے کے ضمن میں، ڈی ایف آئیز کے لیے یہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے کہ وہ مستحکم فنڈنگ کے اقتصادی ذرائع کی تلاش اور تعمیر کریں اور ضروری سرمایہ کاری بینکاری مہارت کو فروغ دیں۔ ان اقدامات سے نہ صرف ان کے بنیادی کاروبار کی بحالی میں مدد ملے گی بلکہ سرمائے کے مؤثر استعمال اور رسک ریٹرن میٹرکس کو بہتر بنانے میں بھی مدد ملے گی۔



اگرچہ شرح کفایت سرمایہ (سی اے آر) گھٹ گئی، تاہم یہ ضوابطی نشانے سے خاصی اوپر رہی۔۔۔

ڈی ایف آئیز کا سی اے آر 2020ء کے 43.1 فیصد سے گھٹ کر 2021ء کے دوران 38.7 فیصد رہ گیا۔ ٹی آر ڈبلیو اے میں نمایاں توسیع کے مقابلے میں اہل سرمائے میں ست اضافہ (2021ء میں 2.08 فیصد اضافہ) اس تخفیف پر منتج ہوا۔

مزید تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ خطرہ قرض ڈی ایف آئیز کے سرمائے کے ضوابطی تقاضے کا بڑا حصہ ہے، کیونکہ سی آر ڈبلیو اے کل آر ڈبلیو اے کا 66.6 فیصد ہے (چارٹ 6.1.9)۔ 2021ء کے دوران سی آر ڈبلیو اے میں 23.8 فیصد نمایاں اضافہ ہوا جس کی وجہ مالکاری سرگرمیوں میں تیزی ہے۔

اقتصادی ترقی میں ڈی ایف آئیز کے کردار کو از سر نو مرتب کرنے کی ضرورت ہے۔۔۔

ڈی ایف آئیز کو انفراسٹرکچر کے طویل مدتی منصوبوں کی مالکاری اور معیشت میں سرمائے کی تشکیل کے عمل کو آسان بنانے کے لیے تشکیل دیا گیا تھا۔ تاہم، طلب اور رسد دونوں پہلوؤں کے لحاظ سے متعدد وجوہات کی وجہ سے بیشتر ڈی ایف آئیز قابل فروخت